ریفرنس نمبر:NRL-0365 تاریخ:11-09-2025

انسانی اجزاء والی کریم کا بیرونی استعمال کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل بعض کاسمیٹک کمپنیوں کی کریمز اور لوشنز میں انسانی اجزاء مثلاً:human collagen، placenta extract، stem cell derivatives وغیرہ شامل کیے جاتے ہیں۔ کیا ایسی کریمز کا بیرونی استعمال شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

انسانی اجزاء پر مشتمل کریمز (Creams)اور لوشنز(Lotions) وغیرہ پروڈکٹس کا اندرونی وبیرونی ہر طرح کا استعمال شرعاًناجائز وحرام ہے، کیونکہ بدنِ انسانی نفع اٹھانے اور استعمال کی شے نہیں، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے کہ انسان اپنے تمام اجزاء بدن کے ساتھ مکرم و محترم ہے۔ اوراس نے انسان کو دیگر اشیاء پر برتری و فضیلت اور خصوصی فضل و انعام اور احترام و اکرام سے نوازا ہے۔ بدنِ انسانی کے یوں استعمال و انتفاع میں اس کی توہین و تذلیل ہے، جو شرعاً جائز نہیں۔ لہذا بلاحاجتِ شرعی اس کے کسی بھی جزو کا استعمال و انتفاع فضلِ خداوندی کی ناشکری، بدنِ انسانی کی تذلیل واہانت اور احترامِ انسانیت کے منافی ہے، جس سے بچنا فرض ولازم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عزت و تکریم اور خصوصی فضل سے نوازا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ

﴿خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی۔ (پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، الآیۃ 70)

انسان اپنے تمام اجزائے بدن کے ساتھ محترم ہے، جیسا کہ "الغرۃ المنیفہ" میں ہے: "والآدمي بجميع أجزائه مكرم قال الله تعالى: ﴿وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ﴾ "ترجمہ: آدمی اپنے تمام اجزاء کے ساتھ مکرم ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔"

(الغرۃ المنیفہ، صفحہ 89، مؤسسۃ الکتب الثقافیہ)

اجزائے انسانی سے انتفاع کی حرمت کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: "الانتفاع باجزاء الادمی لم یجز "ترجمہ: آدمی کے اجزاء سے نفع حاصل کرنا، جائز نہیں۔

(الفتاوی الھندیہ، جلد 05، صفحہ 354، دار الفکر، بیروت)

جزو انسانی سے انتفاع میں اہانت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ "محیط برھانی، الاختیار اور تبیین الحقائق" وغیرہ کثیر کتب احناف میں ہے: واللفظ للاول "لم يجز الانتفاع به لكرامته وهو الصحيح، فإن الله تعالى كرم بني آدم وفضلهم على سائر الأشياء، وفي الانتفاع بأجزائه نوع إهانة به "ترجمہ: (نجاست کے سبب نہیں، بلکہ) تکریم کے سبب جزِ انسانی سے انتفاع جائز نہیں۔ یہی صحیح قول ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو عزت دی ہے، اور انہیں تمام اشیاء پر فضیلت دی ہے، اور اس کے اجزاء سے نفع اٹھانے میں اہانت و توہین پائی جاتی ہے۔

(المحیط البرھانی، جلد 05، صفحہ 373، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اسی طرح "ھدایہ" میں ہے: "ولا يجوز الانتفاع بها لأن الآدمي مكرم لا مبتذل فلا يجوز أن يكون شيء من أجزائه مهانا ومبتذلا "ترجمہ: انسان کے بالوں سے نفع حاصل کرنا، جائز نہیں

،کیونکہ آدمی معزز ہے، استعمال کی شے نہیں۔لہذا یہ جائز نہیں ہے کہ اس کے اجزاء میں سے کسی شے کی اہانت واستعمال ہو۔

(الهداية فی شرح البدایه، جلد3، صفحه46، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

فتاوی یورپ میں ہے:”انسان اپنے تمام اجزاء بدن کے ساتھ مکرم و محترم ہے،لقوله عزوجل:﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ﴾ اوراس کے جزءِبدن میں سے کسی جزء کی خریدوفروخت اور اس سے انتفاع اس کی کرامت وحرمت کے خلاف ہے۔۔۔جو شرعا حرام ہے۔ملتقطا“

(فتاوی یورپ، صفحه 517، شبیر برادرز، لاهور)

واللہ اعلم عزوجل ورسوله اعلم صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم

كتبــــــــــــــــــه

مفتی ابو الحسن محمد هاشم خان عطاری

17 ربیع الاول 1447ھ/11 ستمبر 2025ء

فوڈز، ڈرنکس، کاسمیٹکس اور دیگر مصنوعات کی شرعی حیثیت جاننے کے لیے آپ حلال ریسرچ اینڈ ایڈوائزری کونسل کا وزٹ کرسکتے ہیں یا ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں

halal@daruliftaahlesunnat.net
ایڈریس: 171،E1 بلاک، جامع مسجد فیضان نوری رضوی جوہر ٹاؤن، لاہور پاکستان